السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تامرگ بھوک ہڑتال کرنا سلام میں جائز ہے یا ناجائز؟

اور اگر کرنا جائز ہے تو اس کی شرعی سزا کیا ہے؟ (1)

تامرگ بھوک ہڑتال کرنے والے کی حمایت کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ (2)

اگر ناجائز ہے تو اس کی سزا کیا ہوگی؟ (3)

علمائے کرام کا تامرگ بھوک ہڑتال کے بارے میں خاموشی اختیار کرنا کیسا ہے؟ (4)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تامرگ بھوک ہڑتال کرنا غیر اسلامی تصور اوراللہ کی رحمت سے یاس اورناامیدی کی عکاسی کرتا ہے ۔ایک مومن کے لائق نہیں ہے کہ لمحہ بھر بھی اپنے محسن اعظم اللہ ربالعزت سے درگردانی کر کے تعلق منقطع کرے نفع و نقصان اورخیر وشر سب اسی کے ہاتھ میں ہے ۔

کائنات کے فہیم ترین انسان حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کورسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

(اعلم ان الامۃ لواجتمعت علی ان ینفعوک بشئی لم ینفعوک الا بشئیٍ قد کتبہ اللہ لک ولواجتمعوا علی ان یضروک بشئی لم یضروک الا بشئیٍ قد کتبہ اللہ علیک رفعت الاقلام وجفت الصحف`` (رواہ ترمذی وقال : حدیث حسن صحیح"

یعنی "سب لوگ جمع ہو کر اگر کوئی بھلائی پہنچانا چاہیں تو صرف اسی قدر دے سکتے ہیں جو کچھ اللہ نے تیرے لیے لکھا ہے اور اگر سب لوگ جمع ہو کر تجھے نقصان پہنچانا چاہیں تو صرف اس قدر پہنچا سکتے ہیں جو تیرے مقدر میں ہے قلمیں کتابت سے فارغ ہو چکیں اور صحیفے خشکی کا مظہر ہیں اوردوسری روایت میں ہے:

(احفظ اللہ تجدہ امامک تعرف الی اللہ فی الرخاء یعرفک فی الشدۃ`` (صححہ احمد شاکر احمد وطبرانی فی الکبیر (۱۱/100)(۱۱۲٤۳"

یعنی "اللہ سے تعلق پیدا کر تو اسے سامنے پائے گا آسانی میں اس سے راہ ورسم پیدا کردہ سختی میں تجھے پہچان لے گا،

قرآن مجید نے حضرت یعقوب علیہ السلام کا قول بایں الفاظ نقل کیا ہے ۔

يٰبَنِىَّ اذهَبوا فَتَحَسَّسوا مِن يوسُفَ وَأَخيهِ وَلا تا يـَٔسوا مِن رَوحِ اللَّهِ إِنَّهُ لا يا يـَٔسُ مِن رَوحِ اللَّهِ إِلَّا القَومُ الكٰفِرونَ ٨٧ ... سورة يوسف

بیٹا (یوں کرو کہ ایک دفعہ پھر) جاؤ اور یوسف اور ان کے بھائی کو تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو کہ اللہ کی رحمت سے بے ایمان لوگ ناامید ہوا کرتے ہیں ۔" دوسری جگہ فرمایا":

أَمَّن يُجيبُ المُضطَرَّ إِذا دَعاهُ وَيَكشِفُ السّوءَ وَيَجعَلُكُم خُلَفاءَ الأَرضِ أَءِلٰهٌ مَعَ اللَّهِ قَليلًا ما تَذَكَّرونَ ٦٢ ... سورة النمل

(بھلا کون بے قرار کی التجا قبول کرتا ہے جب وہ اس سے دعا کرتا ہے اور (کون اس کی) تکلیف کو دور کرتا ہے (کون) تم کو زمین میں (اگلوں کا) جانشین بناتا ہے (یہ سب کچھ اللہ کرتا ہے"

توکیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے (ہرگز نہیں) ۔ نیز فرمایا:

وَلا تُلقوا بِأَيديكُم إِلَى التَّهلُكَةِ ... ١٩٥ ... سورة البقرة

نیز مصائب و مشکلات سے نجات حاصل کرنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم طریقہ کار یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں منہمک ہو جاتے تھے ۔

ان نصوص صریحہ سے معلوم ہوا کہ ہر حالت میں اعتماد بندوں کے بجائے صرف اللہ کی ذات پر ہونا چاہیے کلمہ:

''لاحول ولاقوۃ الاباللہ''

:کا مفہوم بھی یہی ہے : اوراگر کوئی ناعاقبت اندیش اس حالت میں مرجاتا ہے تو اس نے علیٰ وجہ البصیرت جہنم کا مہنگا سودا کیا ہے اہل اصول فرماتے ہیں

''من تعجل بشئی ء قبل اوانه عوقب بحرمانه''

دوسرے لفظوں میں اس فعل کا نام خودکشی بھی رکھا جاسکتا ہے جس کی وعید کے بارے میں کتاب وسنت میں بے شمار نصوص ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں ۔ بہر صورت فعل ہذا کے ارتکاب سے اجتناب ایک ضروری امر ہے اس لیے :کہ انسانی جسم چونکہ اللہ کی امانت ہے لہذا اس کی حفاظت بذمہ انسان ہے ارشاد باری تعالی ہے

وَلا تَقتُلوا أَنفُسَكُم ۚ إِنَّ اللَّهَ كانَ بِكُم رَ‌حيمًا ﴿٢٩﴾... سورة النساء

"اوراپنے آپ کو ہلاک نہ کروکچھ شک نہیں کہ اللہ تم پر مہربان ہے ۔"

ذمہ داران سے مطالبات تسلیم کرانے کی بیسوں شکلیں ہیں کسی بھی مباح شکل کو بطورتدبیر اختیار کیا جاسکتا ہے ۔

«بیدہ الخیرانه علی کل شئی قدیر»

علماء پر ضروری ہے کہ منکر کا انکار کریں تاکہ فعل تقصیر سے بری الزمہ قرار پائیں ۔ (واللہ ولی التوفیق)

مرتکب کی شرعی سزاصرف نائب ہونا ہے ۔

''التائب من الذنب کمن لاذنب له''

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ]

ج1ص638

محدث فتویٰ